

66742- مقتدی کا قرآن مجید دیکھ کر امام کے پیچھے امام کی قرأت کے علاوہ قرأت کرنے کا حکم

سوال

میں نماز تراویح امام کی اقتدا میں ادا کرتا ہوں، لیکن امام کی آمین کے بعد اور اپنی سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد میں اپنے ہاتھ میں قرآن مجید پکڑ کر امام کے کی بجائے اپنی خاص قرأت کرتا ہوں، اور پھر باقی ساری نمازیں امام کی اقتدا ہوتی ہے، تو کیا میرے لیے سورۃ فاتحہ کے بعد اپنی قرأت کرنا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ میں کسی اور جگہ سے پڑھ رہا ہوتا ہوں اور امام کہیں اور سے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

پہلی بات تو یہ ہے کہ مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد امام کی قرأت سننے کے لیے خاموش رہنا واجب ہے، اور اس کے لیے سورۃ فاتحہ سے زیادہ پڑھنا جائز نہیں، چاہے وہ حفظ سے پڑھے، یا پھر قرآن مجید دیکھ کر۔

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نمازیوں اور غیر نمازیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ جب ان کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہو تو وہ اسے خاموشی سے سنیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور جب قرآن مجید کی تلاوت کی جائے تو تم اسے خاموشی کے ساتھ سنو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے﴾۔ الاعراف (204)۔

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح حکم دیا ہے، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"امام تواتر اوپیر وی کرنے کے لیے بنایا گیا ہے، توجہ وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (404)۔

اور اس سے سورۃ فاتحہ ہی مستثنیٰ ہے، اس کے علاوہ کچھ بھی مستثنیٰ نہیں ہے۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"ہم نماز فجر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت کرنا شروع کی تو ان پر قرأت بوجھل ہونے لگی، اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا :

"شائد تم اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو؟"

تو ہم نے عرض کیا : اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جی ہاں ایسا ہی ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ایسا نہ کیا کرو، مگر فاتحہ کتاب، کیونکہ جو شخص فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں ہوتی"

سنن ابوداود حدیث نمبر (823) ابن باز رحمہ اللہ نے مجموع فتاویٰ ابن باز (221/11) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

مقتدی کے لیے جہری نمازوں میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ اور قرأت کرنی جائز نہیں، بلکہ سورۃ فاتحہ کے بعد مقتدی کے لیے امام کی قرأت سننے کے لیے خاموش رہنا واجب ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"شائد تم اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو؟"

تو صحابہ نے عرض کیا : جی ہاں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم فاتحہ کتاب کے علاوہ ایسا نہ کیا کرو، کیونکہ جو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں ہوتی"

اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور جب قرآن مجید کی تلاوت کی جائے تو تم اسے سنو، اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے﴾۔

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو"

سابقہ حدیث کی بنا پر اس سے صرف سورۃ فاتحہ کو مستثنیٰ کیا جائیگا، اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان ہے :

"جو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں ہوتی"

متفق علیہ۔ انتہی۔

دیکھیں : مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (234/11)۔

دوم :

سوال نمبر (52876) کے جواب میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ : مقتدی کے لیے امام کے پیچھے قرآن نہیں اٹھانا چاہیے، اسکا امام کے پیچھے قرآن مجید اٹھا کر کھڑے ہونا خلاف سنت ہے، یہ تو اس صورت میں ہے جب وہ امام کی قرأت کی متابعت کر رہا ہو۔

لیکن اگر وہ قرآن اٹھا کر امام کی قرأت کی بجائے کہیں اور سے قرأت کر رہا ہو تو یہ بیان ہو چکا ہے کہ ایسا کرنا حرام ہے، کیونکہ مقتدی کے لیے جہری نمازوں میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ اور پڑھنا جائز نہیں۔

واللہ اعلم۔